Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِن الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل لاہور

سہ روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ر
سہ ماہی ۶ ر
ماہوار ۲ ½ ر

یوم چہارشنبہ
۲۳ محرم ۱۳۶۹ ہجری
قیمت ۱ ر

جلد ۳	۱۶ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۶ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۶۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۔ بذریعہ ٹیلیفون: سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا ہے۔ عام طبیعت اچھی ہے گلے میں کچھ تکلیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

— مکرم نواب عبد اللہ خان کو چند روز سے بھوک قریبًا بالکل بند ہے جا نفہ اور کمی خوراک سے کمزوری ہو رہی ہے۔ کبھی کبھی دل کی حالت میں بھی قدرے خرابی آجاتی ہے۔ احباب دعائیں خاص طور پر سے فرماتے رہیں۔

مکرمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پھوڑے کی تکلیف کا سلسلہ بھی کافی لمبا ہو رہا ہے۔ پہلے سے ترقی پر ہے۔ اور جلد آرام نہیں آ رہا۔ احباب دعا کریں۔

سٹرلنگ قرضے کے متعلق برطانیہ کو یکطرفہ فیصلہ کرنیکا ہرگز مجاز نہیں

کراچی ۱۵ نومبر۔ آج کراچی میں ایک بیان دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے کہا۔ برطانیہ کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ سٹرلنگ قرضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں کوئی یکطرفہ فیصلہ کرے آپ نے دار العوام میں ادائیگی قرضہ کی رفتار سست کرنے کے معاملے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ بیشک برطانیہ اپنی معیشت پر اثر انداز ہونے والی باتوں کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے مگر وہ اپنی معیشت سے متعلقہ دوسرے ملکوں کی ذمہ داریوں کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا تقسیم کے وقت برطانیہ سے جنگی اخراجات کے سلسلے میں ایک ارب ۲۰ کروڑ روپیہ قرضہ واجب الوصول تھا۔ اور یہ وہ رقم تھی جس نے برطانیہ کو بچایا۔ ہندوستان و پاکستان نہ صرف لاکھوں کی تعداد میں اس کے لئے لڑتے رہے بلکہ افریقہ۔ مشرق وسطے اور مشرق بعید میں تیل اور رسد کے تمام اخراجات غیر منقسم ہندوستان نے دیئے۔ دوسری طرف بجائے ہندوستان کی قربانیوں کا اعتراف کرنے کے برطانیہ نے اپنی کرنسی کا ایسا خطرناک پھیلاؤ کیا۔ کہ ۱۹۴۳ء میں بنگال میں قحط پڑا جس سے کم و بیش ۳۰ لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ حالانکہ جنگ میں کل ۳ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی ہی کام آئے تھے۔ آپ نے کہا۔ ایسا فیصلہ کر کے برطانیہ دراصل اس سمجھوتہ سے پھرنا چاہتا ہے۔ جو اس نے اس قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں کیا تھا۔ لہٰذا میں یہ کہوں گا۔ کہ یہ اگر اقدام بے سوچے سمجھے اٹھا لیا گیا ہے تو اس سے نہ صرف متعلقہ ممالک کے ساتھ ناانصافی ہو گی ہے۔ بلکہ ایسے نتائج پیدا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ جن کا شاید دار العوام کی بحث میں حصہ لینے والے اندازہ نہ کر سکیں۔

پاکستان کیا چاہتا ہے!

لیک سیکس ۱۵ نومبر۔ مجلس اقوام کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے کہا پاکستان تو ایک ایسا امن چاہتا ہے۔ جس سے نہ صرف باہم ملکوں میں مسلح جھڑپ کا اندیشہ نہ رہے بلکہ کسی ملک کو بھی کسی دوسرے ملک سے کسی قسم کا کوئی اندیشہ نہ رہے۔

تعلیم الاسلام کالج میں تقریر!

لاہور ۱۵ نومبر۔ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ تعلیم الاسلام کالج ہال میں ۱۷ نومبر کو صبح ساڑھے ۸ بجے تعلیم الاسلام کالج میں دو افریقہ میں اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

صنعتوں کی فوری ترقی پر زور دیکر بدظنی پھیلانے والے قومی مفاد کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں

مردان میں کھانڈ کا عظیم ترین کارخانہ فروری ۱۹۵۰ء میں چالو ہو جائے گا

ترقی کی وسیع سکیموں کے متعلق وزیر صنعت کی اہم تصریحات

لاہور ۱۵ نومبر۔ آج اخبار نویسوں کی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد خان نے فرمایا صنعتی لحاظ سے ملک کو بام عروج پر پہنچانے کی خواہش میں ہتھیلی پر سرسوں جمانا سعی لاحاصل کے مترادف ہے۔ ہر نوع کی مسلسل جد و جہد اور کوشش کے بعد ہی ہم درجہ بدرجہ اس مقصد عظیم میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھئے وہ لوگ جو صنعتوں کی فوری ترقی کا شور مچا کر ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ ان کی نیتیں درست نہیں ہیں۔ کیونکہ عوام میں بدظنی پھیلانا ان کا مطمع نظر ہے۔ آپ نے اس امر پر بھی خاص طور پر زور دیا۔ کہ اگر ہم اپنے ملک کو صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک کی صف اول میں دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کی مصنوعات کو بدیسی مال پر بہر صورت ترجیح دیں۔ اور انہیں اس درجہ اپنائیں کہ ہمارے صنعت کاروں کی خاطر خواہ طور پر حوصلہ افزائی ہو سکے۔ آپ نے ان صنعتی سکیموں کی خوش کن تفصیلات بتلانے کے بعد جنہیں آجکل عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے بعض نئی سکیموں پر بھی روشنی ڈالی اور اس بارے میں پورے اعتماد کا اظہار کیا۔ کہ آپس کے تعاون اور متحدہ کوششوں کے نتیجے میں ہم صنعتی ترقی کی مہم سر کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔

ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹس!

چوہدری نذیر احمد خان نے جو حال ہی میں صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب کے بعض اضلاع کا دورہ کرتے ہوئے لاہور پہنچے ہیں بڑی بڑی صنعتوں کے ضمن میں ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹس پر خصوصیت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ آپ نے وارسک ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس پراجیکٹ کے مکمل ہو جانے پر قبائلی علاقے میں زیر تعمیر ہے۔ ایک لاکھ ۲۵ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کی جائیگی۔ اور اس طرح قبائلی علاقے کی ایک لاکھ ایکڑ سے زائد زمین کے علاوہ سرحدی صوبے کی بھی ہزارہا ایکڑ زمین کی آبپاشی کا خاطر خواہ انتظام ہو جائے گا جس سے قبائلی علاقہ کو خوشحال بنانے میں بہت مدد ملے گی۔ حکومت پاکستان نے اپنے قبائلی باشندوں کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے جو اقدامات کئے ہیں۔ قبائلیوں کو اس کا شدید احساس ہے۔ چنانچہ میں نے ان کے درمیان تین دن تک رہ کر یہ محسوس کیا کہ وہ ایسے ہی اچھے پاکستانی ہیں جیسے کہ ہم اور آپ اپنے متعلق پاکستانی ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس پراجیکٹ پر ۱۱ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا اور اس کی تکمیل کے لئے ۴ سال درکار ہوں گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جگندر نگر کا بجلی گھر جسے انجینئرنگ کا بہت بڑا کارنامہ خیال کیا جاتا ہے۔ صرف ۴۸ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرتا ہے۔ اس سے آپ وارسک پراجیکٹ کی وسعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جس میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہو گی۔ اس قسم کی تمام افواہیں سراسر بے بنیاد ہیں۔ کہ حکومت وارسک پراجیکٹ کو ترک کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے قبائلیوں کو بددل کرنے کے لئے بعض تخریبی عناصر کی طرف سے اس قسم کا پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے جس میں قطعًا کوئی صداقت نہیں ہے۔ درگئی اور رسول پراجیکٹ کی تفصیلات بتانے کے بعد آپ نے بتایا کہ یہ دونوں پراجیکٹ بھی سال دو سال کے عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے اور دونوں ملکر جوگندر نگر کے پاور سٹیشن سے کہیں زیادہ بجلی پیدا کریں گے۔ بالخصوص رسول پراجیکٹ سے تو سیم زدہ رقبہ کو درست کرنے کے علاوہ لاہور۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ اور لاہور کو بجلی بھی سپلائی کی جائے گی۔ اسی طرح وارسک پراجیکٹ کی پیدا کردہ بجلی کا بھی ایک بڑا حصہ مغربی پنجاب کے کام آ سکے گا۔ کیونکہ وہاں سرحد کی اصل ضرورت سے بہت زیادہ بجلی پیدا ہو گی۔ آپ نے مزید بتایا کہ ان تمام پراجیکٹس اور بعد میں تعمیر ہونے والے سٹیشنوں کو ایک خاص سکیم کے ماتحت ایک دوسرے سے ملا دیا جائے گا۔ جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ اگر کوئی ایک سٹیشن خراب ہو جائے۔ تو ملک کے کسی حصے میں بھی بجلی وغیرہ فیل ہو جانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ اور دوسرے سٹیشن مل کر اس کمی کو پورا کرتے رہیں گے۔

فروٹ انڈسٹری

پشاور سے چار پانچ میل کے فاصلے پر نفیس پور میں پھلوں وغیرہ کو ڈبوں میں بند کرنے جام اور چٹنیاں وغیرہ تیار کرنے کا جو کارخانہ قائم ہے۔ اس کی ترقی کے مزید امکانات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ عوام نے ابھی تک اس بات کی اہمیت کو نہیں سمجھا ہے۔ کہ ہمیں اپنے ملک کی تیار کی ہوئی چیزیں ہی استعمال کرنی چاہئیں۔ حالانکہ صنعتی ترقی کے لئے یہ چیز بنیاد کا کام دیتی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کو صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک کی صف اول میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کی مصنوعات کو بدیسی مال پر بہر صورت ترجیح دیں۔ اور انہیں اس درجہ اپنائیں کہ ہمارے صنعت کاروں کی خاطر خواہ طریق پر حوصلہ افزائی ہو سکے۔

کھانڈ سازی کے کارخانے

مردان میں کھانڈ سازی کا جو کارخانہ زیر تعمیر ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ ایشیا بھر میں سب سے بڑا کارخانہ ہو گا۔ اور اس میں ۵۰۰ ٹن روزانہ کھانڈ بنائی جا سکے گی۔ اس میں تمام مشینیں وغیرہ لگا دی گئی ہیں۔ اور آئندہ

(باقی دیکھیں صفحہ آٹھ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے سٹیل کو آپریٹو [illegible] پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

قصیدہ احمدیہ ـــــ در نعت محمدیہ

(۳)

گذشتہ سے پیوستہ

عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور نعتیہ قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کا حاصل بالمعنے منظوم فارسی ترجمہ کیا تھا۔ شروع کے کچھ اشعار ۱۹۴۸ء کے آغاز میں الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ باقی ہدیۂ ناظرین ہیں۔ خاکسار۔ محمد احمد مظہر ۱۴ر نومبر ۱۹۴۸ء

آنحضورؐ کی قوتِ قدسی

جَاؤُكَ مَنْهُوبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ ـــ فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْاِيْمَانِ

بینوا بے برگ غارت خوردہ پیشت آمدند ـــ خلعتِ ایماں نمودی بہرِ ایشاں ارمغاں

صَادَفْتَهُمْ قَوْماً كَرَوْثٍ ذِلَّةً ـــ فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

قوم را نرمِ سرو آسا یافتی خوار و ذلیل ـــ خاک را اکسیر کردی لعرۂ را عنبر فشاں

حَتّٰى انْثَنٰى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ ـــ عَذْبُ الْمَوَارِدِ مُثْمِرُ الْاَغْصَانِ

دشت بے آب و گیا گردیدہ باغِ دلکشا ـــ برگ و بارش جاں نواز و چشمہ ہایش دلستاں

عَادَتْ بِلَادُ الْعَرَبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ ـــ بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

خرم و شاداب و خنداں گشتہ صحرائے عرب ـــ بعدِ چندیں حسرت و حرمان و نقصان و زیاں

كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ ـــ فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمَانِ

بود عشق نازنیناں شیوۂ اہلِ حجاز ـــ عشقِ سبحاں را نمودی بر سرِ شاں حکمراں

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيْهِمَا ـــ حَشْوُ الْعُقَارِ وَكَثْرَةُ النِّسْوَانِ

کوریِ چشمِ عرب را بود باعث بس دو چیز ـــ کثرتِ شغلِ شراب و کثرتِ شوقِ زناں

اَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ اِنْكَاحُهَا ـــ زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيْمُ فِي الْقُرْاٰنِ

تا برائے کتخدائی یافت قانونے نفاذ ـــ در کتابِ حق تعالیٰ حرمتش آمد بیاں

وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا ـــ وَاَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

گشتہ از فرمانِ تو میخانہ ہا ویرانہ ہا ـــ قریہ قریہ پاک شد از روزِ[۲] بازارِ چناں

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا ـــ فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

اے بسا میخوارۂ دُردی کشِ خمخانہ نوش ـــ کردیش از بادۂ دیں سرخوش و دیوانہ ساں

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ ـــ قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمَانِ

اے بسا بدعت گرے باعود و بربط ہم سخن ـــ کردۂ از فضلِ خود با قدسیانش ہمزباں

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا ـــ فَجَذَبْتَهُ جَذْبًا اِلَى الْفُرْقَانِ

وے بسا دادہ فتۂ مہرِ نگارِ مشکبو ـــ سوئے فرقاں درکشیدی با کشش ہائے گراں

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ ـــ مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

رخ نمودی زندہ کردی مردگانِ دیر یاں[۳] ـــ مصلحِ دیگر کجا دارد نہ ایں عزّ و شاں

(باقی)

۱؎ نعرہ مینگنی۔ ۲؎ روز بازار۔ گرم بازاری ۳؎ دیرینہ۔ مدت دراز

ہماری تبلیغی جدوجہد ـــــ رپورٹ بابت اکتوبر ۱۹۴۹ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۱۰۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبایعین میں سے مبلغین سلسلہ کے ذریعہ ۲۷ اور احباب جماعت احمدیہ کے ذریعہ اور باقی ۴۲ احباب نے براہ راست بیعت کی۔ ان احباب کے نام جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی ابراہیم صاحب خالق دیہاتی مبلغ تاندلیانوالہ ضلع لائل پور	۴
مولوی محمد عالم صاحب دیہاتی مبلغ دوکیال ضلع جہلم	۱
حکیم محمد سعید صاحب دیہاتی مبلغ سرینگر کشمیر	۲
مرزا حسام الدین صاحب دیہاتی مبلغ لمان کشمیر	۱
شیخ حمید اللہ صاحب دیہاتی مبلغ لولاب ضلع بارہ مولا کشمیر	۱۰
مولوی غلام رسول صاحب دیہاتی مبلغ ہڈیارہ ضلع لاہور	۱
مولوی خورشید احمد صاحب دیہاتی مبلغ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۱
مولوی عبد العزیز صاحب دیہاتی مبلغ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۲
مولوی غلام رسول صاحب دیہاتی مبلغ رلیوکے ضلع سیالکوٹ	۱

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
منور احمد صاحب ٹمپل روڈ لاہور	۱
عبد السلام صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد	۱
عطاء محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۱
کریم بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ گھسیٹ پور ضلع لائلپور	۴
عبد المنان صاحب پریذیڈنٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱
غلام علی صاحب جھنگ شہر	۱
خواجہ محمد شریف صاحب سبزی فروش ربوہ	۱
چوہدری عبد الحمید صاحب آصف ربوہ	۲
فضل محمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ ڈپٹی اسسٹنٹ فائننشل ایڈوائزر سی او ڈی راولپنڈی	۱
محمد شفیع صاحب نشاط پریذیڈنٹ اشرف آباد ریاست بہاولپور	۱

نام تبلیغ کنندہ (انچارج بیعت)	تعداد بیعت
دفعدار رسول احمد صاحب اکاؤنٹس کلرک پی۔ اے۔ سی نوشہرہ صوبہ سرحد	۱
شمشیر خان صاحب گولیوالی ضلع سرگودھا	۸
چوہدری نور احمد صاحب واقف زندگی وکیل المال ربوہ جھنگ	۱
عبد الرشید صاحب انچارج کالری شارگ ریلوے سٹیشن	۱
غلام محمد صاحب نصیر سیکرٹری تبلیغ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۲
علی محمد صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۲
سائیں لدھا خان صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۱
خادم علی صاحب پریذیڈنٹ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	۱
چوہدری نور محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اے۔ ڈی۔ آئی۔ مظفر گڑھ	۱

وصیّت کی اہمیّت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہر احمدی کے ایمان کے امتحان کا یہ موقع ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانیاں نہیں کر سکتا تو وصیّت والی قربانی کر دے۔ اور دشمن کو بتا دے کہ قادیان سے نکلنے کو ہم ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقام ہمارا ہے۔ اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہونگی"۔ (الفضل ۳ جون ۱۹۴۸ء)

اللہ اللہ کتنا ایمان افروز حضور کا مندرجہ بالا اقتباس ہے۔ اس کے پڑھ لینے کے بعد کسی احمدی کو بھی بغیر وصیت کے نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ ہر احمدی کو اس میں کامیابی عطا فرمائے۔

(سیکرٹری وصیت ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

نہیں کرتی۔ جو اپنا روپیہ خوشی سے قومی فنڈ میں دیتا ہے۔ اور دوسروں سے بڑھ کر دیتا ہے۔ جس لحاظ سے سٹالین اس کی کوئی برابری نہیں کر سکتا کس طرح قابل اعتراض ٹھہر سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دینی راہنما پر اعتراض کرنے والے پرلے درجہ کی خود پرستانہ اور شکست خوردہ ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں۔ جو خود تو اسلام کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنا چاہتے۔ مگر کام کرنے والوں پر بے جا طعن و تشنیع کی زبان درازی کرنے سے ذرا نہیں شرماتے۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۹ء

دُنیا کا سب سے بڑا واحد سرمایہ دار —— سٹالین

جب اشتراکیت جنم میں آئی۔ تو اسکو جنم میں لانے والے سائنٹفک دماغوں نے اسے اپنی مشینی تنگ نظری کے لباس میں ملبوس دیکھا۔ اور اقتصادیات کا ایک جچا تلا فارمولا گھڑ ڈالا۔ مارکس نے کہا دولت ایک خاص قسم کی محنت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ صرف اس خاص قسم کی محنت کرنے والوں ہی کا حق ہے۔ ایسی محنت کرنے والوں اور دولت کے درمیان جو بھی تیسری ہستی آتی ہے وہ سرمایہ دار ہے۔ اس فارمولا کو اس نے دو مثالوں سے واضح کیا۔ اس نے کہا کہ ایک شخص کے پاس مثلاً بیس گز کپڑا ہے۔ وہ منڈی میں جاتا ہے۔ اور اسے دو پونڈ کے عوض بیچ دیتا ہے۔ اور پھر وہ ان دو پونڈوں کے عوض بائیبل خرید لیتا ہے۔ گویا پہلے تو وہ مال کے عوض روپیہ لیتا ہے۔ اور پھر روپیہ کے عوض مال ہی لے لیتا ہے۔ یہ تبادلہ مال سے مال کا تبادلہ سمجھا جائے گا۔ اور اسکو ہم مندرجہ ذیل صورت میں ظاہر کر سکتے ہیں۔

مال —— روپیہ —— مال

اس قسم کے تبادلہ کو مارکس فروخت برائے خرید کے نام سے نامزد کرتا ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے۔ کہ ایک اور قسم کا تبادلہ بھی ہے۔ جس کو وہ خرید برائے فروخت کہتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی آدمی روپیہ سے کچھ مال خریدے۔ اور پھر اسکو روپیہ کے عوض بیچ ڈالے۔ اس کو ہم مندرجہ ذیل طریقہ سے پیش کر سکتے ہیں۔

روپیہ —— مال —— روپیہ

مارکس کہتا ہے کہ یہ آخری طریقہ تبادلہ ہے۔ جو سرمایہ داری کا جنم داتا ہے۔ روپیہ جس سے مال خریدا جاتا ہے۔ تاکہ پھر بیچ کر زیادہ روپیہ لیا جائے بذات خود سرمایہ ہے۔ اور یہ تبادلہ بے معنی ہوگا اگر سرمایہ دار ایک سو روپیہ کا سامان خرید کر ایک سو روپیہ کے عوض ہی فروخت کر ڈالے۔ کیونکہ اس طرح اسکو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ سو روپیہ کی خریدی ہوئی کپاس مثلاً ایک سو دس روپیہ میں فروخت کرے۔ تو درحقیقت اس نے ایک سو روپیہ کو ایک سو دس روپیہ کے عوض فروخت کیا ہے۔ گویا اس طرح وہ دس روپیہ بیچ میں سے لے اڑتا ہے۔ جس کے لئے اسکو کوئی محنت نہیں کرنا پڑتی۔ یہ مشینی قسم کا بنیادی فارمولا ہے۔ جس پر مارکس نے اپنی اقتصادی تھیوری کی عمارت تعمیر کی ہے۔

اس میں دو بنیادی غلطیاں ہیں اول تو یہ کہ وہ سو روپیہ جو ایک شخص مال خریدنے میں صرف کرتا ہے۔ محض سرمایہ سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اسکو کسی محنت کی پیداوار نہیں سمجھا گیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خود مارکس کے خیال میں بغیر محنت کے روپیہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ دوسری بنیادی غلطی یہ ہے۔ کہ جو محنت روپیہ کے عوض میں مال خرید کر روپیہ کے عوض بیچنے کے لئے درکار ہے۔ اس کو محنت نہیں سمجھا گیا۔ ان مغالطوں کی وجہ سرمایہ داری کی وہ بے عمل صورت ہے۔ جو مغربی ممالک میں نشوونما پا گئی ہے۔ اور جس کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ اکثر دولت مند لوگ اپنا سرمایہ ایسی کمپنیوں میں لگا دیتے ہیں۔ جن کو چلانے میں انہیں کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ اور اپنے روپیہ پر سود یا ڈیوڈنڈ لیتے ہیں۔ یہ صورت واقعی قابل اعتراض ہے۔ اور اس کی بعض صورتیں طبقاتی نزاع پیدا کرنے کی ذمہ وار ہیں۔ لیکن محض ایسی انتہائی مثال سے مارکس کا فارمولا صحیح ثابت نہیں ہو سکتا۔

ایک شخص جو دستی یا بدنی قوت سے تو دولت نہیں پیدا کرتا۔ بلکہ دستی اور بدنی قوت سے پیدا شدہ مال کو منظم کرتا ہے۔ اور محض اپنے حسن انتظام سے اور منڈیوں کے علم سے محنت کی قیمت بڑھاتا ہے۔ اور محنت کو دولت کی صورت میں ڈھال لیتا ہے۔ اسکو محض بے کار نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لئے مارکس اور اس کے ہم خیالوں نے بعد صد غور و خوض اشتراکی نظریہ مساوات جو وضع کیا وہ یہ تھا۔ کہ "ہر ایک سے اس کی لیاقت کے مطابق کام لیا جائے۔ اور اس کی ضرورت کے مطابق اس کو دیا جائے"

لیکن جب اس نظریہ کو بعد میں آنے والوں نے عملی کسوٹی پر کسا تو اسکو ناقص پایا۔ چنانچہ روس کے موجودہ اساسی دستور میں اس اولین نظریہ کو اس صورت میں بدل دیا گیا ہے یعنی "ہر ایک سے اس کی لیاقت کے مطابق کام لیا جائے۔ اور اس کے کام کے مطابق اس کو دیا جائے۔"

ذرا سے غور سے آدمی سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس بظاہر ذرا سی تبدیلی سے اشتراکیت کا وہ حباب مساوات جسکو پرولتاری غلبہ کا درخشاں ترین ستارہ کے طور پر پیش کر کے عوام کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کرنا مقصود تھا پھوٹ گیا ہے۔ اور محنت اور محنت میں افادی تدریجی فرق تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جس سلسلہ تدریج میں دستی اور بدنی محنت تو سب سے پست اور نچلی کڑی ہے۔ اور انتظامی اور دماغی محنت درجہ بدرجہ ترقی کر کے سٹالین کی آمریت میں منتہی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج سٹالین دنیا میں سب سے بڑا واحد سرمایہ دار بن گیا ہے۔ جو نہ صرف مزدوروں کی پیدا کی ہوئی دولت کو جس طرح چاہے خرچ کر سکتا ہے بلکہ وہ ہر اس آواز کو اپنی فوجی طاقت سے پیدا ہوتے ہی دبا سکتا ہے۔ جو اس کی مرضی کے ذرا بھی خلاف بلند ہو۔ اس طرح سٹالین اور اس کے ہوا خواہ جو اشتراکی نظام کی مشین کو چلاتے ہیں دنیا کی ہر نعمت کے مالک بن گئے ہیں۔ اور مزدور کی حالت ویسی کی ویسی ہے جیسی کے زار کے وقت میں تھی۔

اس روسی اشتراکی نظام اور امریکی سرمایہ داری نظام میں یقیناً فرق ہے۔ اور یہ فرق زیادہ تر عامی مزدور کے خلاف ہے۔ نہ کہ اس کے حق میں اشتراکیت کی صورت میں اگرچہ سرمایہ دار بدل گئے ہیں۔ لیکن سرمایہ داری زیادہ منظم ہو کر محنت پیشہ عوام کے لئے اور بھی مصیبت کا باعث بن گئی ہے۔ موجودہ روسی اشتراکی نظام میں ہر ایک سے اس کی لیاقت کے مطابق کام لیا جاتا ہے۔ اور اس کے کام کے مطابق اسے مزدوری دی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ حکومت جس کا ہیڈ سٹالین ہے کیا سرمایہ داری کے اسی اصول پر نہیں چل رہی۔ جس کو مارکس نے روپیہ کے عوض روپیہ کے نام سے موسوم کیا ہے جہاں عام سرمایہ داری نظام میں مختلف اکیلے اکیلے سرمایہ دار تھے یا چند سرمایہ دار کمپنی کی صورت میں مشترک کام چلاتے تھے۔ وہاں روسی اشتراکی نظام کی صورت میں حکومت ایک واحد سرمایہ دار کمپنی ہے جس میں مزدور بھی برائے نام حصہ دار ہیں۔ مگر وہ ایک مشینی نظام میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ جن کی نہ داد ہے نہ فریاد۔ سب کے سب آمریت کے اشارے پر حرکت میں آتے ہیں۔ اور جو آمریت چاہتی ہے۔ ان کی محنت کی قیمت مقرر کرتی ہے۔

کیا یہ درست نہیں کہ روس میں عوام محسوس کر رہے ہیں کہ سٹالین اور اس کے حواریوں کی اپنی زندگی ان سے بالکل مختلف ہے۔ یعنی وہ ٹھاٹھ سے عالیشان محلوں میں رہتے ہیں۔ لباس فاخرہ پہنتے ہیں۔ نعائم اور لذائذ سے محظوظ ہوتے ہیں ہوٹلوں کو نوازتے ہیں پرشکوہ دعوتیں دیتے ہیں۔ تن آزادی کے لفظ سے بھی گریزاں رہتے ہیں۔ ہر موسم کے لئے آرام و آسائش کے سامان بافراط مہیا رکھتے ہیں۔ اپنے اہل و عیال کی اعلیٰ پیمانہ پر تربیت کرتے ہیں۔ اپنے سیم و زر کے انباروں سے بطور علامت کے فی سبیل اللہ بھی کچھ خرچ نہیں کرتے۔ اسکو وہ اشتراکیت کے عین مطابق سمجھتے ہیں۔ لیکن عوام کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سوکھے ٹکڑوں پر محنت کریں بغیرہ وغیرہ

کیا یہ درست نہیں ہے کہ اگر روس کے محنت کش عوام سٹالین اور اس کے حواریوں کی زندگیوں کو اس رشک سے نہیں دیکھتے۔ جو انسان کا خاصہ ہے اور اپنی مقید زندگی اور سٹالین اور اس کے حواریوں کی آزاد زندگیوں میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے۔ تو وہ واقعی انسان نہیں رہے۔ بلکہ پورے پورے حیوان بن چکے ہیں۔

یہ ہے وہ نظام جس سے وہ لوگ جو خود تو اسلام کے اصولوں پر اس حد تک بھی عمل نہیں کرتے کہ زکوٰۃ کا فریضہ ہی ادا کریں یا قومی کاموں کے لئے کچھ روپیہ خرچ کریں مسلمانوں کو ڈراتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو موجودہ روسی حکومت کو مساوات کے اصولوں کی تجربہ گاہ سمجھتے ہیں۔ اور اگر ان سے ایک مزدور اور سٹالین کی زندگی میں فرق کے متعلق سوال کیا جائے تو ضرور کہیں گے کہ یہ فرق نظام کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ سٹالین کو جو قوم کی بہبودی کی تجاویز سوچتا ہے زیادہ آسائش کی ضرورت ہے۔ اس لئے اسکو اپنی ذات پر خرچ کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایک اور شخص جو اسلامی نظام کو رائج کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے۔ اپنی دولت کو جو جائز طور پر اسلامی اصولوں کے مطابق اس کی ذاتی ملکیت ہے۔ کیوں اپنے آرام کے لئے استعمال نہیں کر سکتا۔ جبکہ وہ آرام بھی صرف محنت شاقہ سے ذرا سستانے کے لئے حاصل کیا جائے۔ اگر سٹالین مزدوروں کی کمائی پر عالیشان محلوں میں رہ سکتا ہے۔ موٹروں پر دوڑ سکتا ہے تاکہ قوم کا کام باحسن طریق کر سکے۔ تو ایک مذہبی راہ نما اپنی ذاتی کمائی یا وراثت کی دولت سے کیوں اچھے مکان میں نہیں رہ سکتا۔ اور قوم کے کام زیادہ سے زیادہ احسن طریق سے کرنے کے لئے کیوں موٹر کیوں استعمال نہیں کر سکتا؟

ایک دینی راہ نما جو قوم کا روپیہ نہیں بلکہ اپنا روپیہ ان باتوں پر صرف کرتا ہے۔ جن باتوں پر سٹالین قوم کا روپیہ بے دریغ خرچ کرتا ہے۔ اور اپنا جائز حق سمجھتا ہے۔ اور جس پر اس کی قوم اعتراض

(باقی دیکھیں صہ کالم ۲ پر)

حضرت باوا نانکؒ کو مقدس چولہ کیسے حاصل ہوا؟

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

"یہی پاک چولہ ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے جو نوروں سے معمور ہے
جو دُور اس سے، اس سے خدا دور ہے
یہ نانک کو خلعت ملا سرفراز
خدا سے جو تھا درد کا چارہ ساز
اسی سے وہ سب راز حق پا گیا
اسی سے وہ حق کی طرف آ گیا
ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہ اس مرد کے تن کا تعویذ ہے
یہ اس بھگت کا رہ گیا اک نشاں
نصیحت کی باتیں حقیقت کی جاں"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں جس طریق سے تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضور نے اسلام کی صداقت اور حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے ایسے زبردست دلائل دیئے کہ ادیانِ باطلہ کی بنیادیں ہل گئیں۔ سکھوں کے سامنے اسلام پیش کرتے وقت حضور نے یہ بات نہایت مدلل طریق پر ثابت کر دی کہ جناب باوا نانک صاحب اسلام کے شیدائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی تھے۔ حضور نے باوا نانک کا اسلام سے تعلق ثابت کرنے کے سلسلہ میں جہاں متعدد سکھ کتب سے بکثرت حوالہ جات فرمائے وہاں حضور نے باوا صاحب کی ان تاریخی یادگاروں کی طرف بھی سکھوں کو توجہ دلائی جو عرصہ دراز سے سکھوں کے اپنے قبضہ میں چلی آ رہی تھیں۔ چنانچہ حضور کا ارشاد ہے کہ

"باوا صاحب کے تبرکات بھی جو اب تک ان کی اولاد کے ہاتھ میں موجود ہیں۔ وہ برکات بھی زبان حال سے بیان کر رہے ہیں کہ باوا صاحب اور ان کے جانشین درحقیقت مسلمان تھے ...... وہ تمام تبرکات باوا صاحب کے اسلام پر ایک عجیب شہادت ہیں" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۶)

ایک اور مقام پر حضور فرماتے ہیں:

"اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور بزرگ انسان تھا ......

وہ ہندوؤں میں صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے۔ جو شخص اس کے وہ تبرکات (چولہ صاحب) دیکھے جو ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہیں۔ جن میں بڑے زور سے اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور پھر وہ تبرکات دیکھے جو مقام گرو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں موجود ہیں جن میں ایک قرآن شریف بھی ہے تو کس کو اس بات میں شک ہو سکتا ہے کہ باوا نانک صاحب نے اپنے پاک دل اور پاک فطرت اور اپنے پاک مجاہدہ سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا جو ظاہری پنڈتوں پر پوشیدہ رہا۔"

(پیغام صلح صفحہ ۱۲)

منجملہ ان برکات کے باوا صاحب کا ایک تبرک چولہ صاحب ہے جو آج تک ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں جناب بابا صاحب موصوف کی اولاد سے تعلق رکھنے والے بیدی صاحبان کے قبضہ میں ہے۔ اس چولہ پر قرآن مجید کی مختلف آیات مرقوم ہیں۔ سکھ کتب میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ چولہ جناب بابا صاحب کو خدا کی طرف سے بطور ایک خلعت کے ملا تھا (ملاحظہ ہو جنم ساکھی قلمی صفحہ ۲۵۹ و جنم ساکھی مطبوعہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۳۹۶ نانک پرکاش مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ اٹھارہواں ادھیائے ۱۷۔ و ولائت والی جنم ساکھی مطبوعہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۳۱ و جنم ساکھی میکالف والی مطبوعہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۰ و پوراتن جنم ساکھی صفحہ ۲۸۔ گورو نانک سورج اودے صفحہ ۳۹۵ و والائت نانک پرکاش صفحہ ۳۳۳ و جنم ساکھی اردو صفحہ ۲۹۳۔ و جیون چرتر سری گورو نانک دیو جی مہاراج ہندی صفحہ ۱۰۵ و رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۹ء و ساکھی چولہ صاحب صفحہ ۱۰۔ و خورشید خالصہ صفحہ ۶۳ و گورو گرنتھ کوش صفحہ ۷۶۲)

الغرض سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ یہ چولہ جناب بابا صاحب کو خدا نے بطور خلعت کے عطا کیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ چولہ آپ کو کس طرح حاصل ہوا۔ یہ سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے بھی آیا تھا حضور نے اس کا جواب مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر فرمایا تھا:-

"بعض لوگ انگد کی جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ آسمان سے نازل ہوا ہے۔ اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے مگر خدا کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔ کون انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں اس سے آگے نہیں۔ ایسے کمزور اور تاریک ایمان ان لوگوں کے ہیں جو آجکل نیچری یا برہموں کے نام سے موسوم ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ باوا صاحب کو یہ قرآنی آیات الہامی طور پر معلوم ہو گئیں اور اذن ربی سے لکھی گئی ہوں۔ لہٰذا موجب آیت مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وہ سب فعل خدا تعالیٰ کا فعل سمجھا گیا ہو۔ کیونکہ قرآن آسمان سے نازل ہوا اور ہر ایک ربانی الہام آسمان سے ہی نازل ہوتا ہے"۔ (ست بچن صفحہ ۳۷)

نیز حضور نے اپنی مشہور نظم میں فرمایا ہے:-

یہ ممکن ہے کشفی ہو یہ ماجرا
دکھایا گیا ہو بحکم خدا
پھر اس طرز پر یہ بنایا گیا
بحکم خدا پھر لکھایا گیا
مگر یہ بھی ممکن ہے اے پختہ کار
کہ خود غیب سے ہو یہ سب کاروبار
کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں
کہ عقلیں وہاں ہیچ و بے کار ہیں

(ست بچن صفحہ ۴۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی عمدہ رنگ میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر خدا کی لازوال اور لا انتہا قدرتوں پر نظر ڈالی جائے تو کسی چولہ کا آسمان سے نازل ہونا کوئی انہونی بات نہیں اور اگر خدا کے برگزیدہ لوگوں کے سوانحی حالات کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے خوابوں اور کشفوں کو ظاہرا طور پر بھی پورا کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب میں اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو خدا کے نام پر قربان کرتے دیکھنا اور پھر اس خواب کو ظاہرہ طور پر پورا کرنے کے لئے تیار ہو جانا اسی جذبہ کے ماتحت تھا اس لئے یہ بھی ناممکن نہیں کہ بابا صاحب نے کشف یا خواب میں حاصل ہونے خلعت (چولہ) کے نمونہ پر ایک چولہ تیار کر لیا ہو اور پھر اسے پہن لیا ہو۔ ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے بلکہ جنم ساکھیوں میں یہی لکھا ہے کہ چونکہ باوا نیک بخت آدمی تھے اور بڑی مردانگی سے ہندوؤں سے قطع تعلق کر بیٹھے تھے۔ سرو میدان بھی بڑے تھے اور ایک شخص حیات خان نامی افغان کی لڑکی سے نکاح بھی کیا تھا۔ اور ملتان اور چند دوسرے اولیاء اسلام کے مقبروں پر چلہ کشی بھی کی تھی۔ اس لئے خدا سے الہام پا کر یہ چولہ انہوں نے بنایا تھا۔ یہ ان کی کرامت ہے۔ گویا یہ چولہ آسمان سے اترا تھا"۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۰۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کا خلاصہ یہی ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ چولہ قادر خدا نے خود ہی اپنی قدرت سے بابا نانک کو عطا کیا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بابا صاحب نے کشف میں حاصل شدہ چولہ کے نمونہ پر الہام الٰہی کے ماتحت خود بنوا لیا ہو۔

جب ہم بابا نانک کے کلام اور ان کے سوانح حیات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی خدا سے ملاقات ہوئی تھی اور خدا نے آپ کو ایک خلعت عطا کیا تھا۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا ارشاد ہے:-

ہوں ڈھاڈی ویکار کارے لایا
رات دہے کیوار دھروں فرمایا
ڈھاڈی سچے محل خصم بلایا
سچی صفت صلاح کپڑا پایا (محلہ اصفہ ۵۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ بے کار شخص کو اپنے کام پر لگایا اور اپنے دربار میں بلا کر ایک ایسا لباس عطا کیا جو اس کی حمد سے بھرپور ہے۔

جناب بابا نانک کے اس ارشاد کے پیش نظر گورو گرنتھ کوش (گرنتھ صاحب کی لغت) میں مرقوم ہے:

"گورو بانی میں درگاہ میں پہنایا جانا۔ گورو نانک کو درگاہ میں قبا ملنا وغیرہ مرقوم ہے"۔

(گورو گرنتھ کوش صفحہ ۷۶۲)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ گورو گرنتھ صاحب اور گورو گرنتھ صاحب کی لغت میں بھی یہ بات مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب بابا نانک صاحب کو ایک قباء (چولہ) عطا کیا تھا۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں جناب بابا صاحب کا خدا کی درگاہ میں جانا مندرجہ ذیل الفاظ میں مرقوم ہے:-

گورو نانک جی دُھر پہنچیا دربار
جہاں تخت بیٹھے جا دربار

(جنم ساکھی قلمی صفحہ ۲۸)

مطبوعہ جنم ساکھیوں میں مرقوم ہے:-

"گورو نانک جی خدا کے دربار میں جا پہنچے وہاں بہت نور تھا اور نورانی تخت پر خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات جلوہ گر تھی"۔ (صفحہ ۲۷۵)

اس کے علاوہ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ۔ جنم ساکھی ولائت والی۔ پوراتن جنم ساکھی۔ میکالف اتہاس حصہ اول نانک پرکاش۔ گورو نانک چمتکار۔ تواریخ گورو خالصہ۔ مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ سری گور پرتاپ سورج پرکاش وغیرہ کتب میں بھی بابا صاحب کا خدا کے دربار میں جانا مرقوم ہے اور خدا سے ملاقات کرنا بیان کیا گیا ہے۔ بابا صاحب نے اپنے کلام میں اپنے رب کا حلیہ بھی بتایا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:-

تیرے بنکے لوئن دنت رسالا
سوہنے نک جن لمبڑے والا
کنچن کایا سوئنے کی ڈھالا
سوون ڈھالا کرشن مالا جپہو تسیں سہیلیو

(محلہ ا صفحہ ۵۶)

یعنی۔ اے خدا تیرے دانت موتیوں کی مانند ہیں اور تیری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔ تیرا ناک بھی بہت خوبصورت ہے۔ اور تیرے سر پر لمبے لمبے بال ہیں۔ تیرا جسم سونے کا بنا ہوا ہے۔ اے سہیلیو اس خدا کی عبادت کرو۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ خدا تو لطیف در لطیف ہے اور اس کا کوئی جسم نہیں بلکہ وہ غیر مجسم اور غیر محدود ہے اور ان مادی آنکھوں سے ہمیں وہ نظر نہیں آتا۔ بابا صاحب نے خود ہی اپنے کلام

"ھمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ھے"

فرمایا!

"اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو ختم کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔"

"یاد رکھو۔ ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ سو سال تک جو کسی نہیں مل سکا۔ وہ آج حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی حاصل نہ کرے تو اور بات ہے۔ ورنہ جنت کی نعماء اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں جس رنگ میں تیرہ سو سال کے بعد آج کھلی ہیں۔ اس طرح تیرہ سو سال میں کسی کیلئے نہیں کھلیں"

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا قرب حاصل کرنے کیلئے آپ نے جو تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔ اسکے اس سال میں سے گیارہ ماہ گذر چکے۔ بارھواں مہینہ جا رہا ہے تحریک جدید کی قربانی کا آپکا حصہ اس ماہ میں ادا ہو جانا ضروری ہے تا تحریک جدید کی طرف سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا جو جال پھیلایا جا رہا ہے اسمیں کوئی کمی نہ ہو۔ بلکہ اسے وسیع سے وسیع تر کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے جن مجاہدین نے اپنی خوشی اور اپنی مرضی سے اپنے امام کے حضور اپنے وعدے پیش کئے ہیں۔ وہ وقت کے اندر یعنی ۳۰ نومبر سے قبل پورے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

میں دوسرے مقام پر فرمایا ہے :-

"سو کھم مورت نام نرنجن کا نیاں کا اکار"

(محلہ ا صفحہ ۶۶۴)

یعنی خدا لطیف در لطیف ہے اور غیر مجسم ہے۔ اس کی کوئی شکل وصورت نہیں۔ ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے :-

"ادرشٹ اگو چر نام اپارا ۔ ات رس میٹھا نام پیارا"

(محلہ ا صفحہ ۱۱۴۲)

یعنی خدا کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا اور نہ اس تک کوئی پہنچ سکتا ہے۔ اس کا پیارا نام بہت میٹھا ہے اس کے نظر نہ آنے کا سبب گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

نس روپ نہ دیکھ ادسٹ اگو چر

گور مکھ اکھ لکھا ئیا ۔ (محلہ ۴ صفحہ ۸۴۸)

یعنی اس کا کوئی جسم نہیں اور نہ کوئی شکل وصورت ہے اور غیر مجسم اور لامحدود ہے اس لئے وہ مادی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا۔

سچ ہے جس ہستی کی کوئی شکل وصورت نہ ہو اور جو لامحدود ہو اسے محدود آنکھیں کیونکر دیکھ سکتی ہیں۔ مشہور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ رقم فرماتے ہیں :-

"خدا ان آنکھوں کا مسئلہ نہیں جو لوگ کسی خاص مقام اور بیکنٹھ لوک میں اس کا مقام بتاتے ہیں وہ غلطی پہ ہیں" (ترجمہ از گورمت سدھار صفحہ ۳۷۱)

پس جب یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ خدا غیر مجسم اور لامحدود ہے اور اس کی کوئی شکل وصورت نہیں اور انسانی آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہیں تو پھر بابا نانک کا یہ بیان کرنا کہ مجھے خدا نظر آیا تھا اس کے بہت خوبصورت دانت ہیں اور سر پر لمبے بال تھے نیز اس کا جسم سونے کا تھا۔ اس کا ناک بہت اچھا تھا۔ آنکھیں بہت خوبصورت تھیں۔ وغیرہ کیونکر صحیح قرار دیا جا سکتا ہے۔ مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری نے اس مسئلہ پہ بحث کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ :-

"بابا صاحب کا خدا کے دربار میں جانا اور بخشش حاصل کرنا وغیرہ روحانی دنیا سے متعلق ہے سچ کھنڈ کوئی خاص مقام نہیں اور خدا اس کی کوئی شکل وصورت ہے۔ خدا ہے اور اس کی ہستی کا جب کوئی ٹھکانا نہ کہا جائے تو کہتے ہیں کہ سچ کھنڈ میں خدا ہے۔ مراد یہ نہیں ہوتی کہ کھنڈ کوئی خاص ٹھکانہ ہے بلکہ وہ ہمیشہ اڈیش ہے لیکن پھر بھی سرب دیشی ہے۔ گورو صاحب کا وہاں جانا اور خدا کی زیارت کرنا اور حکم ملنا تمام روحانی باتیں ہیں۔ ہماری عقل محدود ہے جو ٹھکانہ اور عقل سے بندھی ہوتی ہے۔ ہماری سمجھ میں نہ آنے کے باعث بیان یوں کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ وہ کسی خاص مقام پہ جسمانی ملاقات کی طرح ہے گورو نانک نے خود بھی ذکر کیا ہے۔ وہاں بھی بلایا جانا سرو پاؤ (خلعت) ملنا۔ امرت دان ہونا وغیرہ باتیں ہمیں سمجھانے کی غرض سے بیان کی ہیں"

(ترجمہ از نانک پرکاش شہادت صفحہ ۳۷۲)

بھائی صاحب موصوف نے بابا نانک کا خدا کے دربار میں جانا اور سرو پاؤ کا حاصل کرنا اور ملاقات کرنا روحانی دنیا سے متعلق بیان کیا ہے جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ یہ ایک کشفی ماجرا تھا۔ جس کا اس عالم شہود سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔

بھائی ویر سنگھ صاحب نے باوا صاحب کو خدا سے سرو پاؤ کا ملنا بیان کیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ سکھ مصنفین نے سرو پاؤ کے معنے خلعت اور چولہ کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو نانک پرکاش سمپاوت و پوراتن جنم ساکھی و گورو تیرتھ سنگرہ وغیرہ۔

حضرت بابا نانک صاحب نے خود بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ میری خدا سے ملاقات بذریعہ خواب ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے :-

سو پنے آیا بھی گیا میں جل بھر بھر روئے

آئے نہ سکاں تجھ کن پیارے

بھیج نہ سکاں کوئے

آؤ سو بھاگی نیند ڑئے مت شہ دیکھاں سوئے

(محلہ ا صفحہ ۵۵۰)

یعنی مجھے خواب میں دیدار الٰہی ہوا جب میں اس خواب سے بیداری کی طرف لوٹا تو میری دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کیونکہ میرا خدا ایک ایسے مقام پر ہے۔ جہاں میں نہ خود پہنچ سکتا ہوں اور نہ کسی قاصد کو ہی بھیج سکتا ہوں۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ بابا نانک کا خدا کی زیارت کرنا اور خدا سے خلعت حاصل کرنا محض ان کے ایک کشفی نظارہ تھا۔ جس کا اس مادی دنیا سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بذریعہ خواب یا کشف خدا کا کسی انسانی شکل میں اپنے بندوں کے سامنے آنا ناممکن امر نہیں۔ کیونکہ خدا کا وہ وجود ایک تمثیلی وجود ہوتا ہے نہ کہ حقیقی۔ چنانچہ بھائی مہر سنگھ تمثیلی وجود کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ جسم ہو بہو انسانی جسم کی طرح نظر آتا ہے۔ لیکن وہ ہڈیوں اور چمڑے کا جسم نہیں ہوتا۔ (ملاحظہ ہو نانک پرکاش سمپاوت صفحہ ۷۹۹)

(باقی)

ھر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ھے کہ وہ الفضل خود خریدکر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

کشمیر اور نہروں کے مسائل کا تجزیہ

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر

"پاکستان، غیر ترقی یافتہ ملکوں کو مالی امداد دینے کی اسکیم میں خاص دلچسپی رکھتا ہے اور اس کی ہر طرح سے حمایت کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہم اس اسکیم کی تشکیل اور نفاذ کے سلسلے میں ہر ممکن امداد دینے کا ارادہ رکھتے ہیں" یہ ہیں وہ الفاظ جو پاکستانی وفد کے رئیس سر محمد ظفر اللہ خاں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جنرل رومیو کے صدر منتخب کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہے۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی اقتصادی معاشرتی اور انسانی فلاح کے سلسلے میں کامیابیوں پر اظہار اطمینان کیا۔

اسکیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف نے کہا کہ یہ اسکیم اس حقیقت کی مظہر ہے کہ امن و سلامتی کی طرح بنی نوع انسان کے لئے فلاح و خوشحالی بھی ناگزیر ہیں۔ تمام اقوام ایک کنبہ کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ انہیں تو امن و یکجہتی کے ساتھ رہنا یا ختم ہو جانا چاہیئے اقوام متحدہ کے منشور کی تمہید کا حوالہ دیتے ہوئے موصوف نے کہا کہ اقوام عالم ہمسائیوں کی طرح امن اور رواداری کے ساتھ اکٹھا رہنے اور تمام ممالک کی اقتصادی و معاشرتی ترقی کے لئے متحدہ کوشش کرنے کا تہیہ کر چکی ہیں۔ تاکہ آئندہ نسلوں کو مصائب جنگ کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

سلامتی کونسل اور قضیہ حیدر آباد

بین الاقوامی امن کے قیام کے سلسلے میں اقوام متحدہ کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے موصوف نے قضیہ حیدر آباد کا ذکر کیا جو سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر ہے اور ان معاملات سے تعلق رکھتا ہے جو امن عالم کے قیام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل کے طرز عمل پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ابھی تک اس جارحانہ اقدام کے سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی۔

قضیہ کشمیر

ان مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے جو نقص امن کا باعث بن سکتے ہیں۔ موصوف نے پاک و ہند کے مسائل اور بالخصوص مسئلہ کشمیر کا ذکر کیا جو تقریباً دو سال سے الجھا ہوا ہے اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی کوششوں کی ناکامی پر تبصرہ کرتے ہوئے موصوف نے کہا پاکستان اور ہندوستان اس پر رضامند ہو گئے تھے کہ کشمیر میں لوگوں کی رائے ایک آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے عامہ کے ذریعے معلوم کی جائے۔ اقوام متحدہ کے کمیشن کی کوششوں سے التوائے جنگ کا ایک معاہدہ بھی ہو گیا تھا اس کے بعد کمیشن کو عارضی صلح کے سلسلے میں ایک معاہدہ کرانا تھا۔ لیکن اس نے چند ناقابل حل مسائل کے پیش نظر یہ تجویز پیش کی کہ دونوں ملک عارضی صلح کے سلسلے میں اپنے متنازعہ فیہ مسائل ثالثی کے لئے ایڈمرل چیسٹر نمٹز کے سامنے پیش کریں۔ جن کا فیصلہ دونوں ملکوں کو ماننا پڑے گا۔

ہندوستان کا غیر معقول دعوے

دونوں ملکوں کے درمیان متنازعہ فیہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ سب سے بڑا اختلاف یہ تھا کہ ایک مخصوص مسئلہ کا عارضی صلح کے وقت تصفیہ کیا جائے یا استصواب رائے عامہ کے وقت۔

ہندوستان اس مسئلہ کو عارضی صلح کے موقع پر حل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پاکستان اس پر مصر تھا کہ اسے استصواب رائے عامہ کے وقت۔ اسی قسم کے دیگر مسائل کے ساتھ حل کیا جائے۔ کمیشن کی قراردادوں اور تصریحات کی رو سے پاکستان کا موقف درست تھا۔ ہندوستان نے ثالثی کی تجویز یہ کہہ کر رد کر دی کہ اس مسئلہ کے واضح نہ ہونے کی وجہ سے ثالث کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔

ہندوستان کی ہٹ دھرمی کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ اس امر کا فیصلہ ثالث کو کرنا تھا کہ اس مسئلہ کو کمیشن کی قراردادوں اور تصریحات کے پیش نظر کس منزل میں طے کیا جائے۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے مزید کہا کہ ہندوستان نے استصواب رائے عامہ کی راہ میں روڑے اٹکانے کی غرض سے ثالثی کی تجویز رد کی ہے۔ موصوف نے کہا کہ پاکستان نے اس تجویز کو منظور کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کیا۔ اور اگر ہندوستان اقوام متحدہ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے پُر امن اور مستقل تصفیہ کا خواہاں ہے تو اسے فوراً ایسی تجویز منظور کر لینی چاہیئے جو اس جمود کو دور کرنے اور ایک آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے عامہ کے لئے پیش کی جائے۔

پنجاب کی نہروں کا مسئلہ

جنرل اسمبلی کو پنجاب کی نہروں کے مسئلہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ ان نہروں کے پانی کی کافی مقدار مغربی پاکستان اور پاکستان کی ریاستوں میں آبپاشی کے لئے درکار ہوتی ہے۔ ان علاقوں کی خوشحالی بلکہ زندگی کا دارومدار ان نہروں کے پانی پر ہے۔ ہندوستان نے گذشتہ سال پاکستان کو کچھ نہروں کے پانی سے محروم کر دیا۔ حالانکہ تقسیم کے سلسلے میں ماہرین کی جو مشترکہ کمیٹی بنی تھی۔ اس کی رپورٹ کے مطابق کسی علاقہ کو اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ جو تقسیم سے پہلے اُسے حاصل تھا۔

سر ظفر اللہ خاں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پانی کو پاکستان میں داخل ہونے سے روکنا یا اس کی مقدار میں کمی کرنا لاکھوں ایکڑ زرخیز زمین کو بنجر بنانے کے مترادف ہے۔ ہندوستان کے اس اقدام نے ایک ایسی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ جو امن و سلامتی کے لئے خطرہ بن سکتی ہے اور یہ امر اقوام متحدہ کی رکنیت کی شرائط کے منافی ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کی مصالحانہ گفت و شنید کی ناکامی پر تبصرہ کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ دونوں حکومتیں اس مسئلہ کو دوستانہ طریق پر حل کرنے کے لئے مزید گفت و شنید کرنے پر رضامند ہو گئی تھیں۔ اس سلسلے میں دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان مذاکرات ہوئے لیکن کوئی تصفیہ نہ ہو سکا کیونکہ حکومت ہند نے کچھ اس قسم کے دعوے کئے جو پاکستان کو مشترکہ پانی استعمال کرنے کے تاریخی اور قانونی حق سے محروم کرتے تھے۔ ہندوستان نے اس امر کا دعویٰ کیا کہ وہ پاکستان کو ان مشترکہ بین الاقوامی دریاؤں کے پانی سے محروم کرنے کا مجاز ہے۔ جن پر اس کی آبپاشی کی اسکیموں کا دارومدار ہے۔ پاکستان ان آبپاشی کی اسکیموں کی ترقی کے سلسلے میں لاکھوں ڈالر خرچ کر چکا ہے۔ موصوف نے کہا کہ پاکستان اس مسئلہ کو باہمی مفاہمت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا تو پھر وہ اسے بین الاقوامی عدالت کے سامنے پیش کر دے گا۔ اس نے اپنے اس ارادہ کی اطلاع ہندوستان کو بھی دے دی ہے

ان دونوں اہم مسائل کے بارے میں پاکستان کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ یہ پاکستان کے اس عزم کی روشن دلیل ہے کہ وہ تمام بین اقوامی تنازعوں کو پہلے گفت و شنید اور بعد میں اقوام متحدہ کے ذریعہ پر امن طریقہ سے حاصل کرنا چاہتا ہے

اطالوی نو آبادیات

اطالوی نو آبادیات کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ پاکستان نے گذشتہ اجلاس میں جو کچھ کہا تھا۔ اس پر اب بھی قائم ہے۔ اس مسئلہ کو اطالوی معاہدہ امن کے ضمیمہ ۱۱ یعنی مقامی باشندوں کی خواہشات اور بہبود کی روشنی میں اور امن و سلامتی کا لحاظ رکھتے ہوئے حل کیا جائے اور اس سلسلے میں دیگر متعلقہ حکومتوں کے خیالات کو بھی ملحوظ رکھا جائے

بیت المقدس کو بین الاقوامی حیثیت دینے کا مسئلہ

فلسطین کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خاں نے پاکستان کی واضح پالیسی کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ اس پر ثابت قدمی سے قائم ہے بیت المقدس کو بین الاقوامی حیثیت دینے کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے موصوف نے فلسطین کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کے استحکام اور اثر کے امتحان پر محمول کیا۔ بیت المقدس کو بین الاقوامی حیثیت دینے کے لئے اقوام متحدہ کی تمام کوششیں دراصل اس قرارداد کی اہم دفعہ کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسرائیلی مملکت عالم وجود میں آئی۔ اور ایک طریقہ سے ان شرائط میں سے ایک شرط کو پورا کرنا ہے جو اس مملکت کے قیام کے لئے لازمی قرار دے دی گئیں تھیں۔ اب اسرائیلی حکومت نے اس سلسلے میں اقوام متحدہ کو چیلنج دیا ہے اور اقوام متحدہ کے لئے یہ امتحان کا وقت ہے۔ اور ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ اس چیلنج کا جواب کس کامیابی اور مؤثر طریقہ پر دیتا ہے۔

نور ہسپتال کی ماہ اکتوبر کی کارگذاری

(از مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب امباٹوی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

گذشتہ ماہ نور ہسپتال کے متعلق چند کوائف احباب کے استفادہ کے لئے الفضل میں شائع کئے گئے تھے اس ماہ چند اور قابل ذکر امور درج کئے جاتے ہیں

بیماریاں:۔ اس علاقہ میں ملیریا بخار، معلی پھوڑا۔ انیمیا۔ زکام کھانسی بدہضمی۔ آنکھوں کا دکھنا۔ نمونیہ اور پک ورم وغیرہ بیماریاں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ غریب طبقہ کے لوگ جو شہروں سے دور دیہات میں بودوباش رکھتے ہیں۔ بوجہ لائق ڈاکٹر یا طبیب نہ ملنے کے نیز ضرورت کے مطابق ادویات قریب ترین جگہوں سے نہ ملنے کے اکثر انہی امراض کا شکار رہتے ہیں اور بسا اوقات انہی بیماریوں کی وجہ سے راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔ موضع احمد نگر میں جو ربوہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے معلی پھوڑا کثرت سے ہوتا ہے ربوہ کا پانی کھارا ہے جس کی وجہ سے معدہ زیادہ خراب ہونا چاہیئے۔ مگر یہ بیماری نسبتاً کم ہے۔ یہاں گردو غبار ہر وقت اڑتا رہتا ہے جس کی وجہ سے آنکھوں کی امراض مثلاً آنکھوں کا دکھنا زیادہ ہونی چاہئیں۔ مگر یہ بیماریاں نسبتاً کم ہیں۔

اس ماہ ۱۱۶۶ نئے اور ۲۳۳۲ پرانے مریض ہسپتال میں برائے علاج آئے۔ امراض کی تشخیص قریباً صحیح طور پر کی گئی اور امراض کے مطابق ادویات تقسیم کی جاتی رہیں۔ اس ماہ مریضوں کی حاضری اوسطاً ۱۱۵ رہی

انڈور یعنی ہسپتال میں داخل ہونیوالے مریض جن مریضوں کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی گھر پر نگرانی نہیں ہو سکتی۔ انہیں خاطر خواہ دیکھ بھال کیلئے ہسپتال کے جنرل وارڈ میں رکھا جاتا ہے۔ کھانے کا انتظام لنگر خانہ سے ہوتا ہے زنانہ مریضوں کی صورت میں پردہ کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ اس ماہ ایسے مریضوں کی [illegible] گذشتہ مہینوں سے بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے رکھنے کے لئے کچھ اور جگہ کا انتظام کرنا پڑا۔ ایسے مریض جو باہر سے آتے ہیں انہیں ہسپتال میں داخل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ان کے ہمراہ ان کے عزیزوں کے رہنے کا بھی بندوبست کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ ایسا کرنا ضروری ہو ہسپتال میں صرف احمدی مریض ہی نہیں بلکہ غیر احمدی مریض بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

اسٹاف:۔ ہمارے محترم بزرگ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جو ایک لمبا عرصہ تک اس ہسپتال کے انچارج رہے ہیں حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت کی طبی خدمت بجالا رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہسپتال میں دو ڈاکٹر اور تین کمپونڈر کام کرتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر عقیل صاحب بن عبدالقادر صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بوجہ اپنی شادی کے رخصت پر رہے۔

فرسٹ ایڈ۔ احباب کی وقتی اور طبی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ خدمت خلق وصحت جسمانی کے ماتحت خاکسار مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے کچھ افراد کو فرسٹ ایڈ کا کام سکھاتا رہا۔ تا بوقت ضرورت ایسے لوگ کام آسکیں اور مریض کی ابتدائی دیکھ بھال کر سکیں نیز مرض کے خطرناک صورت اختیار کر جانے سے پہلے مریض کو اس قابل بنا دیں کہ وہ ہسپتال پہنچ سکے۔

صفائی - خوردونوش کی عام اشیاء کا جو ربوہ بازار میں فروخت ہوتی ہیں اور یہاں رہنے والوں کے عام استعمال میں آتی ہیں معائنہ کیا جاتا ہے اور ناقص اور مضر اشیاء کو تلف کر دیا جاتا ہے تا لوگوں کی صحت پر وہ اشیاء اثر انداز نہ ہوں نیز صفائی کیلئے خاطر خواہ ہدایات دی جاتی ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہوا۔ اور ہزاروں کی تعداد میں خدام سالانہ اجتماع میں ربوہ آئے ان کی طبی ضروریات کے پیش نظر شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت ہسپتال نے وہاں بھی ایک طبی ادارہ کھولا جس میں ہر وقت دو ڈاکٹر دو کمپونڈر اور چار معاون کام کرتے تھے۔ اجتماع کے پہلے ہی دن جب یہ ادارہ ابھی کھلا ہی تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس کا معائنہ فرمایا۔ اجتماع کے دوران میں تین سَو مریضوں کا علاج کیا گیا۔

زائرین:۔ اس ماہ کئی احباب باہر سے نور ہسپتال دیکھنے کیلئے آئے جن میں سے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب منٹگمری۔ مولوی عبدالغفور صاحب راولپنڈی اور بابو عبدالغنی صاحب لودھراں کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خادموں کو خاص طور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دعائے مغفرت

جناب بھائی محمد ابراہیم صاحب موضع جھجٹ ضلع لدھیانہ جو ایک نہایت ہی مخلص احمدی تھے۔ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں۔ (فضل دین احمدی لدھیانوی حال وارد دھیانوالہ متصل ڈسکہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم بشیر احمد صاحب چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ [illegible] احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (عبداللطیف ڈیرہ دونی از راولپنڈی)

(۲) احباب دعا فرمائیں کہ عاجز کو مولیٰ کریم صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور وسائل روزگار میں روز افزوں ترقیات عطا ہوں۔ (عاجز عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۳) عزیزم حمید اللہ خاں بی۔ اے (میرا چھوٹا لڑکا) بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار برکت اللہ خاں بنجر احمد براورس فیکٹری نانک پورہ نمبر ۲ لائلپور)

موصی صاحبان کی خدمت میں

تمام موصیوں کو بجٹ آمد کے فارم بھیجے گئے ہیں جو ایک ہفتہ کے اندر پُر ہو کر واپس ہوتے چاہئیں لیکن ابھی تک بہت سے اصحاب کی طرف سے یہ فارم واپس نہیں آئے۔ اگر کسی کو فارم نہ ملا ہو تو خود لکھ کر منگوا لیں۔ جن کی طرف سے یہ فارم نہیں آئے یا جن کے ذمہ چھ ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہے۔ ان کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس میں پیش کر دی جائیں گی ایسے احباب کو اپنے بقائے جلد صاف کر دینے چاہئیں۔ ورنہ منسوخی کے بعد قاعدہ $\frac{5.5}{ب}$ کے ماتحت ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائیگا (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ اوّل

فروری سے یہ باقاعدہ جاری ہو جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ سرحد میں ابھی مزید کارخانے کھلنے کی کافی گنجائش موجود ہے اور اگر دو اور کارخانے قائم ہو جائیں۔ تو پھر پاکستان کی ضرورت کے مطابق کھانڈ مہیا کی جا سکے گی۔

تیل کے چشمے

پیٹرول اور دیگر آئل وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پیٹرول کے بارے میں حالت کافی تسلی بخش ہے۔ اور ہماری ضروریات کا بیشتر حصہ پاکستانی پیداوار سے ہی پورا ہو جاتا ہے۔ ڈھلیاں اور بلکسر فیلڈز کے علاوہ سندھ میں بھی سوئی کے مقام پر تیل نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ماہرین اس بارے میں بہت پُر امید ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر یہاں کامیابی نصیب ہو گئی تو یہاں کے کنوئیں مغربی پنجاب کے تمام دفینوں سے بڑھ جائیں گے۔ ان کی تحقیق کے مطابق پاکستان میں بہترین قسم کا پیٹرول موجود ہے۔

آرڈیننس فیکٹری

پاکستان میں جو آرڈیننس فیکٹری بنائی جا رہی ہے اس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی فیکٹری ہو گی اور اس کا ایریا قریب قریب لاہور شہر کے برابر ہو گا۔ پانچ سال میں مکمل ہو جائے گی۔ اس میں بارہ ہزار مزدور کام کر سکیں گے۔ حکومت پاکستان نے اس کی تعمیر کے سلسلے میں ایک بوڑھے برطانوی ماہر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جو اس سے قبل عمر بھر میں پانچ فیکٹریاں اپنی زیر نگرانی قائم کر چکا ہے۔

پاکستان کا بہترین سرمایہ

اپنے دورہ سرحد کے تاثرات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان کا مزدور اور بالخصوص مستری جو مکینیکل کام جانتا ہے بے پناہ صلاحیتوں کا حامل ہے۔ میں نے ایسے ایسے کاریگر مستری دیکھے ہیں جو باوجود ان پڑھ ہونے کے انجینئرنگ پر پورا عبور رکھتے ہیں۔ اور محض اپنے ہنر کی بدولت انجینئرنگ کے وہ کارنامے دکھا سکتے ہیں۔ کہ جن کی قطعاً توقع نہیں کی جا سکتی۔ یہی حالت میں نے قبائلی مستریوں میں دیکھی انہوں نے ایسی ایسی حیرت انگیز ایجادات کی ہوئی ہیں۔ کہ جنہیں دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ کہ ہمارے پاس ایسے ماہر لوگ موجود ہیں جو صنعتی ترقی میں بیش قیمت سرمایہ کا کام دے سکتے ہیں۔ البتہ ان کی حالت کو سدھارنے اور ان کے اندر تنظیمی صلاحیت پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ حکومت بعض سکیموں پر غور کر رہی ہے جن کا مقصد ایسے مستریوں اور مزدوروں کی خاطر خواہ تربیت کا انتظام کرنا ہے۔

نئی سکیمیں

صنعتوں کی ترقی کو تیز تر کرنے کے متعلق بعض نئی سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت بیرونی ممالک میں صنعتی وفد بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ چنانچہ خیال ہے کہ گھریلو دستکاریوں اور کھانڈ سازی کی صنعت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے سلسلے میں جاپان، کیوبا اور سوئٹزرلینڈ بعض صنعتی وفود بھیجے جائیں۔ علاوہ ازیں صنعتی معلومات بہم پہنچانے کے لئے پبلسٹی جرنل اور بلٹن بھی شائع کئے جائیں گے۔ اور پاکستانی مصنوعات کی تشہیر کے لئے جگہ بہ جگہ صنعتی نمائشوں کا انعقاد بھی عمل میں لایا جائے گا۔

سیالکوٹ کیلئے بجلی

کاٹیج انڈسٹریز پر بالتفصیل روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے بتایا۔ کہ سیالکوٹ میں انڈسٹریز کو بجلی کرنے کی خاطر انتظام کر دیا گیا ہے۔ ۱۵ جنوری تک وہاں ۶۰۰ کلوواٹ بجلی پہنچنی شروع ہو جائے۔ بعد میں اسے ۱۲۰۰ سو کلوواٹ تک بڑھا دیا جائے گا۔

عراق میں توسیع تعلیم کی مہم

بغداد ۱۵ نومبر۔ عراق کے وزیر تعلیم کے ایک انکشاف کے مطابق اس سال پرائمری سکولوں میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد ۵۲۳۳۵ ہے جب کہ یہ تعداد گذشتہ سال ۵۰۲۷۴ تھی۔ ابتدائی اسکولوں میں امسال ۱۱۴۱۵ بچے داخل کئے گئے تھے۔ یہ تعداد گذشتہ سال کی تعداد سے ۱۱۹۶ زیادہ ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں اپنی وزارت کے کام پر فخر و [illegible] کا اظہار کیا۔ نیز اور ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت عراق برازیل کی حکومت سے تجارت کے مسئلے پر معاہدہ کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے۔

کراچی میں برما کے قومی دن کا جشن

کراچی ۱۵ نومبر۔ برمی سفیر یو پے کن نے آج یہاں کہا کہ پاکستان میں برما کی بڑی تعریف کی جاتی ہے۔ پاکستانیوں کو ان دشواریوں کا احساس ہے۔ جن کا ہم مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور انہیں ہمارے ساتھ ہمدردی ہے۔

یو پے کن نے جو برما کے قومی دن کے موقعہ پر تقریر کر رہے تھے۔ اس "باہمی جنگ و جدل" کا تذکرہ کیا جو اس وقت ان کے ملک میں ہو رہی ہے۔ اور پاکستان میں اپنے ہم وطنوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ مایوس نہ ہوں۔

انہوں نے کہا کہ دنیا میں ہر قوم کو ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امریکہ نے بھی ایسی ہی دشواریوں کا سامنا کیا ہے۔ اور اسی طرح کینیڈا۔ فرانس۔ روس۔ آئرلینڈ اور دیگر ملکوں نے بھی ایسی ہی مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔ برما کو ان کے مقابلے میں دیر سے سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس قسم کے مقابلوں سے کسی کو اطمینان نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر قابو پانے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ برما میں محب امن و آزادی اور جمہوریت سخت کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں برما میں تمام محبان وطن سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی توانائیوں کو غلط راستے پر ضائع کرنے سے باز آئیں وہ ہم میں اب بھی بہت کچھ قوت خوابیدہ ہے آئیے اس کو اپنی قوم کی بھلائی کے لئے استعمال میں لائیں۔

قومی دن سفارتخانے میں منایا گیا۔ اس موقعہ پر علاوہ کراچی میں مقیم برمی باشندوں کے برمی سفارت خانے کے ملازمین بھی تھے۔ جشن قومی جھنڈے کی اور ان لوگوں کی سلامی سے شروع ہوا۔ جنہوں نے آزادی کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں۔ اور قومی ترانے سے ختم ہوا۔ (اسٹار)

ریاست بہاولپور کی ترقی کی اسکیمیں۔ ۶ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا

بغداد الجدید ۱۵ نومبر۔ وزیر اعظم بہاولپور کرنل اے جے ڈرنگ نے آج اسٹار کو بتایا۔ کہ ریاستی حکومت نے تعلیمی۔ طبی۔ زراعتی اور مویشیوں کی دیکھ بھال کی سب زیادہ بہتر سہولتیں مہیا کرنے کے لئے جو اسکیمیں منظور کی ہیں ان پر چھ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا یہ رقم اس ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ کی رقم سے حاصل کی جائے گی۔ جو موجودہ مالی سال میں مزید خرچ کے لئے منظور کی گئی ہے۔

کرنل ڈرنگ نے کہا کہ تعلیمی ترقی کی اسکیموں میں چار ہائی اسکولوں۔ چار مڈل اور ساٹھ پرائمری اسکول کا قیام شامل ہے۔ بہاولپور ایس ای ڈیٹ کالج میں سائنس کی کلاسیں کھول کر عوام کے پیہم مطالبہ کو پورا کیا گیا ہے۔

صنعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا۔ کہ گذشتہ موسم گرما میں کپاس کے بنولے نکالنے اور گانٹھیں بنانے کے دو پرائیویٹ ملکیت کے کارخانے قائم کئے گئے ہیں۔ رحیم یار خان میں ٹیکسٹائل ملز (کپڑا بافی کے کارخانے) جس میں ۳۵ ہزار رحیم خیاں کام کریں گی دو ماہ کے اندر اندر کام شروع کر دیں گے۔ صابن اور بناسپتی کے کارخانے کا کام ٹھیک طرح ہو رہا ہے۔ کرنل ڈرنگ نے بیان ختم کرتے ہوئے کہا۔ ریاست نے تقریباً ساڑھے تین لاکھ مہاجرین کی آبادکاری کا کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ جس میں سے ۸۰ فی صدی کو بسایا جا چکا ہے۔ کشمیر ریلیف فنڈ میں بھی روپیہ اور اناج کی شکل میں کافی چندہ دیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

حکومت افغانستان کو پٹھانوں کی تنبیہ

حیدر آباد ۱۵ نومبر۔ انجمن افغانستان کے صدر سردار رشید احمد خان نے حکومت افغانستان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ پاکستان کے متعلق اپنے معاندانہ رویہ کو ختم کر دے ورنہ پاکستان کے پٹھان ایک عمدہ سبق پڑھائیں گے۔ بچہ سقہ کی حکومت کا تختہ الٹنے اور شاہ نادر شاہ کو برسر اقتدار لانے کے سلسلہ میں سرحدی پٹھانوں کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے سندھ پٹھانوں کے لیڈر نے کہا کہ "ہم نے اپنے وطن پاکستان کی خدمت کرنے کی اور اس کی حفاظت کرنے کی صدق دل سے قسم کھا رکھی ہے۔ اور ہم ہر قیمت پر اپنی قسم پوری کریں گے۔ ہم امن پسند ضرور ہیں۔ لیکن جنگ سے خوف بھی نہیں کھاتے ہیں" (اسٹار)

* آٹھ سو تراسیم کے نوٹس دیئے گئے۔

رحمت اللہ پاکستانی فضائی تربیت کے مرکز کا دورہ کریں گے

لندن ۱۵ نومبر۔ ہائی کمشنر جیب ابراہیم رحمت اللہ براعظم کے موجودہ مختصر سے دورہ سے جلد ہی واپس آ جائیں گے۔ تاکہ جب کے قریب ساؤتھ ہیمپٹن کے قریب ہمبل کے مقام پر فضائی تربیت کے مرکز کا پہلی بار دورہ کر سکیں۔ اس فضائی یونیورسٹی کے دورہ پر بیگم رحمت اللہ ان کے ساتھ جائیں گی۔ اس وقت ۵۰ پاکستانی باقاعدہ تربیت حاصل کر رہے ہیں یہ مرکز ہاکر سانڈرز لے ایئر کرافٹ گروپ کی ایک شاخ ہے۔ اور وہاں دولت مشترکہ اور غیر ملکی افراد کو فضائی تربیت دی جاتی ہے۔

پاکستان کے ۳۰ باشندے تو ٹیکنیکل افسروں کے نصاب کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اور باقی اعلیٰ ریڈیو مکینک بن رہے ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان اور امریکہ کی تجارت

لندن ۱۵ نومبر۔ سینڈوت خبر نے اس بات کی تردید کی ہے۔ کہ انہوں نے سرکاری طور پر امریکی گندم اور ہندوستانی میگنیز کے تبادلہ کا انتظام کیا ہے۔ اخبار "فنانشل ٹائمز" کے نامہ نویس نے خبر کی تردید کے پُر اسرار الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے دریافت کیا ہے کہ کیا ہم اس بات کا یقین کر لیں کہ ہندوستان سے میگنیز کے جو جہاز امریکہ بھیجے گئے ہیں۔ یا سودے کے مطابق وہاں بھیجے جائیں گے۔ ان کی آمدنی دولت مشترکہ کے ڈالر پول میں جمع ہو گی۔ (اسٹار)

لنکا میں ہندوؤں کے مذہبی رسوم!

کولمبو ۱۵ نومبر۔ لنکا کی حکومت نے لنکا میں آباد ۵ لاکھ ہندوؤں کی مذہبی رسوم کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ یہ کمیٹی آئندہ ہفتہ سے اپنا کام شروع کر دے گی۔

کمیٹی سب سے پہلے اس سوال کی قانونی وضاحت کرائیگی۔ کہ ہندوؤں کی بعض ذاتوں کے مندر میں داخلہ پر جو پابندی ہے۔ وہ مذہبی قانون کی رو سے ہے۔ یا کثرت استعمال سے انہوں نے ایک قانون کی شکل اختیار کر لی ہے۔

اس سوال پر مختلف رائیں ہیں۔ اور قانونی رائے لنکا کے آئین کی دفعات کے تحت حاصل کی جا رہی ہے کیونکہ آئین کی رو سے مذہبی عبادت میں مداخلت ممنوع ہے۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال کی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا

ڈھاکہ ۱۵ نومبر۔ آج مشرقی بنگال کی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا۔ جاگیروں پر قبضے کے بارے میں جو مسودہ قانون زیر غور ہے۔ اس میں اب تک [illegible]